کلاس نہم

ترجمۃ القران المجید

مکمل کتاب مشقی حل نوٹس

Muhammad Ali Photostate Zafarwal

جماعت نہم: ترجمة القران المجید

سُوۡرَۃُ مَرۡیَمَ

ذخیرہ الفاظ معنی:-

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اِنِّیۡ	بے شک میں	عَبۡدُ اللّٰہِ	اللہ کا بندہ
مُبٰرَكًا	بابرکت	اَیۡنَ مَا	جہاں کہیں بھی
اَلصَّلٰوۃُ	نماز	الزَّکٰوۃُ	زکوٰۃ
مَادُمۡتُ	جب تک میں رہوں	بَرًّا	نیکی کرنے والا
جَبَّارًا	سرکش	شَقِیًّا	بدبخت
عَلَیَّ	مجھ پر	اُبۡعَثُ	میں اٹھایا جاؤں
یَمۡتَرُوۡنَ	وہ لوگ شک کرتے ہیں	اَنۡ یَّتَّخِذَ	کہ وہ بنائے
قَضٰی	وہ فیصلہ فرتا ہے	اِنَّمَا	بے شک
یَقُوۡلُ	وہ کہتا ہے	کُنۡ	ہو جا
فَیَکُوۡنُ	تو وہ ہو جاتا ہے		

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ حبشہ کے بادشاہ کو کہا جاتا تھا: **درست جواب:**(الف)

2۔ شاہ حبشہ کے دربار میں تلاوت کی گئی: **درست جواب:**(ج) سورۃ مریم

3۔ نجاشی کے دربار میں سُوۡرَۃُ مَرۡیَمَ کی تلاوت کی: **درست جواب:**(ب) حضرت خعفر طیار رضی اللہ عنہ نے

4۔ سُوۡرَۃُ مَرۡیَمَ میں انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر ہے: **درست جواب:**(ج) سات

5۔ معجزانہ طریقے سے تخلیق ہوئی: **درست جواب:**(ب) حضرت عیسی علیہ السلام کی

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ مریم کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سُوۡرَۃُ مَرۡیَمَ میں حضرت مریم علیہ السلام اس کا تفصیلی تذکرہ ہے، اس لیے اس کا نام سُوۡرَۃُ مَرۡیَمَ رکھا گیا ہے۔

2۔ سورۃ مریم کا خلاصہ لکھیں۔

سُوۡرَۃُ مَرۡیَمَ کا خلاصہ توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔

3۔ سورۃ مریم کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- تمام انبیاء کرام علیہ السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔
- ہمیں اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے۔

4۔ ہجرت حبشہ کا سبب کیا تھا؟

مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم پر قریش کا ظلم حد سے گزر گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہو تا جارہا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ نے اللہ تعالی کے حکم سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

5۔ سورۃ مریم کی تلاوت سن کر نجاشی نے کیا کہا؟

نجاشی اور اس کے درباریوں پر سورۃ مریم کی آیات کی تلاوت کا بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگے۔ نجاشی نے کہا: یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مکہ والوں کا یہ وفد ناکام واپس ہوا اور مسلمان وہاں امن و سکون سے رہنے لگے۔

بامحاورہ ترجمہ آیات: 30 تا 36:-

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ○

ترجمہ: وہ (بچہ) بول اُٹھا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○

ترجمہ: اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا جب تک میں زندہ رہوں۔

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ○

ترجمہ: اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش و نافرمان نہیں بنایا۔

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ○

ترجمہ: اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا۔

ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ○

ترجمہ: یہ مریم (علیہ السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں یہی سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○

ترجمہ: اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ وہ پاک ہے اس سے جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○

ترجمہ: اور بے شک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے تو اُسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

دُعائیں:-

فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا (سُورَةُ مَرْيَمَ: 5)

ترجمہ: تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (سُورَةُ مَرْيَمَ: 6)

ترجمہ: اور اے میرے ربّ! اس کو پسندیدہ (انسان) بنا۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ مریم پر ایک مفصل نوٹ تحریر کریں۔

اجمالی خاکہ: سورۃ مریم مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھانوے (98) آیات اور (6) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ: سورۃ مریم میں حضرت مریم علیہ السلام اس کا تفصیلی تذکرہ ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ مریم رکھا گیا ہے۔

زمانہ نزول: سُورَۃُ مَرۡیَمَ اُس زمانے میں نازل ہوئی۔ جب مشرکین مکہ مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ اس موقع پر مکہ پر حضرت محمد ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔

حبشہ کا بادشاہ: حبشہ، براعظم افریقہ کا ایک ملک تھا۔ جب حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو وہاں ایک عیسائی حکمران تھا، جس کا لقب نجاشی تھا۔ نجاشی بہت رحم دل اور عادل بادشاہ تھا، وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔ نجاشی کا اصل نام "اَصحمہ" ہے۔

ہجرت حبشہ کی اجازت: مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم پر قریش کا ظلم حد سے گزر گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اللہ تعالی کے حکم سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

حبشہ کی جانب پہلی ہجرت: حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی اجازت سے گیارہ مردوں اور چار خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ علیھا بھی تھیں، یہ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت تھی۔ یہ نبوت کا پانچواں سال تھا۔

امن کی تلاش: مسلمان امن کی تلاش میں حبشہ پہنچے لیکن مکہ مکرمہ کے کافروں سے یہ بات برداشت نہ ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان کہیں بھی چین اور سکون سے نہ رہیں۔ انھوں نے تحفے دے کر اپنے کچھ لوگوں کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے وہاں قیمتی تحفے پیش کیے اور نجاشی سے کہا کہ ہمارے علاقے سے چند نا سمجھ لوگ بھاگ کر یہاں آگئے ہیں۔ انھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے۔ وہ آپ کے دین کے بھی خلاف ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔ یہ بات سن کر نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بلایا اور ان سے کچھ سوالات کیے۔

حضرت جعفر ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر: نجاشی کے سوالوں کے جواب میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں بڑی پُراثر تقریر کی۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: "اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مُردار کھاتے تھے۔ گناہوں کے عادی تھے اور پڑوسیوں کا حق مارتے تھے۔ جو طاقت ور ہوتا وہ کمزور پر ظلم ڈھاتا تھا۔ ہم ایسی ہی حالت میں تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم فرمایا۔ ہم میں اپنا رسول بھیجا۔ انھوں نے ہمیں اللہ تعالی کی طرف بلایا، بت پرستی سے منع کیا اور فرمایا کہ ہم سچ بولیں، خون خرابے سے باز آجائیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، نماز پڑھیں، روزے رکھیں اور زکوۃ دیں۔ ہم اُن پر ایمان لائے، شرک، بت پرستی اور تمام بُرے اعمال چھوڑ دیے۔ اسی وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہوگئی اور وہ چاہتی ہے کہ ہم اسی گمراہی کی طرف واپس چلے جائیں۔ ہم ان کے بہت زیادہ تنگ کرنے پر آپ کے ملک میں آگئے ہیں۔ اے بادشاہ! ہمیں امید ہے کہ ہم یہاں ظلم سے محفوظ رہیں گے۔"

سورۃ مریم کی تلاوت: نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ وہ اپنے نبی خاتم النبیین پر نازل ہونے والے کلام میں سے کچھ سنائیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے سورۃ مریم کی آیات تلاوت کیں۔

ایک ہی چراغ کی روشنی: نجاشی اور اس کے درباریوں پر بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگے۔ نجاشی نے کہا: یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مکہ والوں کا یہ وفد ناکام واپس ہوا اور مسلمان وہاں امن و سکون سے رہنے لگے۔

نجاشی کا قبولِ اسلام: حبشہ کے لوگ مسلمانوں کی پاک زندگی سے بہت متاثر ہوئے۔ کئی لوگ ان کی دعوت سے مسلمان ہوگئے۔ مسلمان ہونے والوں میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی بھی تھے۔

سُوۡرَۃُ مَرۡیَمَ کا خلاصہ: سورۃ مریم کا خلاصہ توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔

سُوۡرَۃُ طٰہٰ

ذخیرہ الفاظ معنی:-

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
صَدۡرِیۡ	میرا سینہ	اِشۡرَحۡ	کھول دے
اُحۡلُلۡ	کھول دے	یَسِّرۡ	آسان کر دے

اَخِیۡ	میرا بھائی	لِسَانِیۡ	میری زبان
اَزۡرِیۡ	میری کمر	اُشۡدُدۡ	مضبوط کردے
نُسَبِّحُکَ	ہم تیری تسبیح بیان کریں	کَیۡ	تاکہ
قَدۡ	یقیناً	بَصِیۡرٌ	خوب دیکھنے والا
مَرَّۃً اُخۡرٰی	ایک مرتبہ اور بھی	مَنَنَّا	ہم نے احسان کیا

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی ذکر ہے: **درست جواب:**(ب) سورۃ طہٰ میں

2۔ سُوۡرَۃُ طٰہٰ کو سن کر مسلمان ہوئے: **درست جواب:**(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

3۔ حق کا انکار کرنے والوں کے بارے میں مظاہرہ کرنا چاہیے: **درست جواب:**(د) صبر و تحمل کو

4۔ حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا سب سے بڑا معجزہ ہے: **درست جواب:**(د) قرآن مجید

5۔ اصل کامیابی کا فیصلہ ہوگا: **درست جواب:**(ج) قیامت کے دن

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ طٰہٰ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

سُوۡرَۃُ طٰہٰ ان سورتوں میں سے ہے جن کے نام حروف مقطعات پر رکھے گئے ہیں۔ اس سورت کا آغاز حروف مقطعات میں سے "طٰہٰ" سے ہوتا ہے اور اسی مناسبت سے اس سورت کا نام رکھا گیا ہے۔

2۔ سورۃ طٰہٰ کا خلاصہ لکھیں۔

سُوۡرَۃُ طٰہٰ کا خلاصہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ اور پھر توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

3۔ سورۃ طٰہٰ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا مکمل علم ہے دنیا میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔
- دنیا اور آخرت کی سلامتی اُن کے لیے ہے جو ہدایت کی پیروی کریں۔

بامحاورہ ترجمہ آیات: 25 تا 37:-

قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ (25)

ترجمہ: (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔

وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ (26)

ترجمہ: اور میرے لیے میرا کام آسان بنادے۔

وَاحۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ (27)

ترجمہ: اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔

یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ (28)

ترجمہ: تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

وَاجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَهۡلِیۡ (29)

ترجمہ: اور میرا ایک وزیر (مددگار) مقرر فرمادے میرے گھر والوں میں سے۔

هٰرُوْنَ اَخِی(30)

ترجمہ: (یعنی) میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو۔

اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ(31)

ترجمہ: اس سے میری قوت کو مضبوط فرما دے۔

وَ اَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ(32)

ترجمہ: اور اسے میرے کام میں شریک فرما دے۔

كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا(33)

ترجمہ: تاکہ (یکجان ہو کر) ہم کثرت سے تیری پاکی بیان کریں۔

وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًاؕ(34)

ترجمہ: اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔

اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا(35)

ترجمہ: بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰى(36)

ترجمہ: (اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ! تمہیں دے دیا گیا جو کچھ تم نے مانگا ہے۔

وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤى(37)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے تم پر احسان کیا تھا ایک بار اور بھی۔

دُعائیں:-

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ○

ترجمہ: اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورۃ طٰهٰ: 114)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورہ طٰہٰ کا تعارف اور مضامین تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سُوْرَۃُ طٰہٰ مکی سورت ہے۔ اس میں ایک سو پینتیس (135) آیات اور آٹھ رکوع ہیں۔ یہ قرآن پاک کی بیسویں سورت ہے۔

وجہ تسمیہ: سُوْرَۃُ طٰہٰ ان سورتوں میں سے ہے جن کے نام حروف مقطعات پر رکھے گئے ہیں۔ اس سورت کا آغاز حروف مقطعات میں سے "طہ" سے ہوتا ہے اور اسی مناسبت سے اس سورت کا نام رکھا گیا ہے۔

سورۃ طٰہٰ کی فضیلت: سُوْرَۃُ طٰہٰ کے آٹھ میں سے پانچ رکوعوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی بیان فرمائی گئی ہے۔ جن سورتوں کے بارے میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "کہ یہ میرا قدیم مال اور قیمتی اثاثہ ہیں ان میں سے ایک سُوْرَۃُ طٰہٰ بھی ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن: 4739)

حضرت عمرؓ کا قبولِ اسلام: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلام لانے کے واقعہ میں یہ تذکرہ ملتا ہے جب وہ اپنی بہن کے گھر تشریف لے گئے اور انھوں نے اپنی بہن سے سُوۡرَةُ طٰهٰ کی تلاوت سنی تو ان کے دل میں اسلام گھر کر گیا اور انھوں نے اسی وقت اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

سورۃ طٰہٰ کا خلاصہ: سُوۡرَةُ طٰهٰ کا خلاصہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ اور پھر توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے مراحل: سُوۡرَةُ طٰهٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تین مراحل بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے مدین ہجرت فرمانے تک۔ مدین سے صحرائے سینا کی طرف ہجرت۔ صحرائے سینا ہجرت کے بعد سے وصال تک کا دور۔

توحید، رسالت اور آخرت کا بیان: سورۃ طٰہٰ کے آخر کے تین رکوعوں میں توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات: سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں اور صفات کا ذکر ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا تذکرہ: سورۃ طٰہٰ میں حضرت آدم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ ہے۔

نافرمانوں کا انجام: سورۃ طٰہٰ میں آخرت میں نافرمانوں کے بُرے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کا مقام و مرتبہ: سورۃ طٰہٰ میں قرآن مجید کا مقام و مرتبہ بیان کر کے اس سے منھ موڑنے کی سزا بیان کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قانون: سورۃ طٰہٰ کے آخر میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر اور انکار پر فوراً نہیں پکڑ تا بلکہ مہلت دیتا ہے۔

دین کی دعوت کا کام: سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ حق والوں کو صبر کے ساتھ دین کی دعوت کا کام کرتے رہنا چاہیے اور حق کا انکار کرنے والوں کے معاملے میں جلد بازی اور بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

سُوۡرَةُ الۡاَنۡبِيَآء

ذخیرہ الفاظ معنی:-

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
فَفَتَقۡنٰهُمَا	پھر ہم نے ان دونوں کو الگ کیا	رَتۡقًا	ملے ہوئے
اَنۡ تَمِيۡدَ	کہ وہ ہلنے نہ لگے	رَوَاسِىَ	پہاڑ
مُعۡرِضُوۡنَ	منھ موڑے ہوئے ہیں	سَقۡفًا	چھت
الۡخُلۡدُ	ہمیشہ رہنا	يَّسۡبَحُوۡنَ	تیر رہے ہیں
يُمۡسِكُ	وہی روکے ہوئے ہے	فِتۡنَة	آزمائش
نَاسِكُوۡهُ	جس پر وہ چلنے والے ہیں	مَنۡسَكًا	عبادت کا طریقہ

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ سورۃ الانبیاء کو قرار دیا گیا ہے: **درست جواب:** (ب) آنکھوں کی ٹھنڈک

2۔ حضرت محمد ﷺ سراپا رحمت ہیں اس کا ذکر: **درست جواب:** (ب) سورۃ الانبیاء میں ہے

3۔ سورۃ الانبیاء کے مطابق جو بات معلوم نہ ہو وہ پوچھ لینی چاہیے: **درست جواب:** (د) اہل علم سے

4۔ ہر شخص اپنے اعمال کا جواب دہ ہے: **درست جواب:** (ج) اللہ تعالیٰ کو

5۔ ہمیں مشکلات میں پکارنا چاہیے: **درست جواب:** (ب) اللہ تعالیٰ کو

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ الانبیاء کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سورۃ الانبیاء میں پچھلے انبیاء کرام علیہ السلام کی نبوت کا حوالہ دے کر حضرت محمد ﷺ کی نبوت کو ثابت فرمایا گیا ہے۔اس مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الانبیاء ہے۔

2۔سورۃ الانبیاء کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

سورۃ الانبیاء ان سورتوں میں سے ہے جن کے بارے میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "کہ سورۃ الانبیاء میرا قدیم مال اور قیمتی اثاثہ ہیں۔"

3۔سورۃ الانبیاء کا خلاصہ کیا ہے؟

دوسری مکی سورتوں کی طرح سورۃ الانبیاء کا خلاصہ بھی "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

4۔سورۃ الانبیاء کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا محض کھیل تماشہ کے لیے نہیں بلکہ با مقصد طور پر پیدا فرمائی ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق کو باطل سے ٹکرا کر باطل کا سر کچل دیتا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ آیات: 30 تا 35:-

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (30)

ترجمہ: کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں (پانی برسنے اور سبزہ اگنے سے) بند تھے اور پھر ہم نے اُن دونوں کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا تو کیا یہ ایمان نہیں لاتے۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ (31)

ترجمہ: اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے کہ وہ اُنہیں ہلنے نہ لگے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیے تا کہ وہ راستہ پائیں۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ (32)

ترجمہ: اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا اور وہ اس (آسمان) کی نشانیوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ (33)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند (یہ) سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَاۣىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (34)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو ابدی زندگی نہیں دی اور اگر آپ انتقال فرما جائیں تو کیا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ (35)

ترجمہ: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی میں آزمائش کے لیے مبتلا کرتے ہیں اور تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

دُعائیں:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ: 87)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے بے شک میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ (سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ: 89)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

تفصیلی سوال:-

1۔سورۃ الانبیاء پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ الانبیاء مکی سورت ہے۔اس میں ایک سو بارہ (112) آیات اور سات (7) رکوع ہیں یہ قرآن مجید کی اکیسویں سورت ہے۔

وجہ تسمیہ: سورۃ الانبیاء میں پچھلے انبیاء کرام علیہ السلام کی نبوت کا حوالہ دے کر حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی نبوت کو ثابت فرمایا گیا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الانبیاء ہے۔

سورۃ الانبیاء کی فضیلت: سورۃ الانبیاء ان سورتوں میں سے ہے جن کے بارے میں حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: ”کہ سورۃ الانبیاء میرا قدیم مال اور قیمتی اثاثہ ہیں۔“

سورۃ الانبیاء کا خلاصہ: دوسری مکی سورتوں کی طرح سورۃ الانبیاء کا خلاصہ بھی ”توحید، رسالت اور آخرت کا بیان“ ہے۔

توحید باری تعالیٰ کے دلائل: سورۃ الانبیاء اس وقت نازل ہوئی جب مشرکین مکّہ مسلمانوں پر طرح طرح کے ستم ڈھا رہے تھے۔ سورۃ الانبیاء میں توحید باری تعالیٰ کے دلائل دیے گئے ہیں۔

مشرکین کے اعتراضات کا جواب: قرآن مجید اور رسالت پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔

حضرت مریم علیہ السلام کا تذکرہ: سورت کے درمیانی حصہ میں انبیاء کرام علیہ السلام اور حضرت مریم علیھا السلام کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔

احوالِ قیامت کا بیان: سورۃ الانبیاء کے آخر میں آخرت پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔ قیامت کے قریب آنے اور دیگر احوال قیامت کا بیان ہے۔

نیکی کا انعام: پھر اس حقیقت کا ذکر ہے کہ ثابت قدمی اور اخلاص کے ساتھ نیکی کی راہ پر چلنے والوں کے لیے کامیابی ہے۔ ایسے لوگوں کو آخرت میں کوئی خوف نہ ہو گا۔

رحمت اللعالمین خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ: ساتھ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ الْحَجّ

ذخیرہ الفاظ معنی:-

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
يُمْسِكُ	وہی روکے ہوئے ہے	يَمْشُوْنَ	وہ چلتے ہیں
مَنْسَكًا	عبادت کا طریقہ	تَقَعَ	گر پڑے
لَرَءُوْفٌ	بہت مہربان	اَحْيَاكُمْ	جس نے تمہیں زندہ کیا
يُمِيْتُكُمْ	پھر تمہیں موت دے گا	يُحْيِيْكُمْ	تمہیں زندہ فرمائے گا
نَاسِكُوْهُ	اسی طرح عبادت کرتے ہیں	يُنَازِعُنَّكَ	جھگڑیں تجھ سے
الْاَمْرِ	کام	وَادْعُ	بلاتے ہیں
مُّسْتَقِيْمٍ	سیدھا راستہ	جٰدَلُوْكَ	آپ سے جھگڑا کریں
بَيْنَكُمْ	تمہارے درمیان	الْقِيٰمَةِ	قیامت
تَخْتَلِفُوْنَ	اختلاف کرتے تھے	بِاِذْنِهٖ	ساتھ اس کے حکم کے

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ سُوْرَۃُ الحج ہے: **درست جواب:** (ج) مکی مدنی

2۔ پہلی مرتبہ جہاد کی اجازت دی گئی: **درست جواب:** (ج) سورۃ الحج میں

3۔ سورت کے شروع میں قیامت کے احوال کا بیان ہے: **درست جواب:** (ج) سورۃ الحج

4۔ سُوْرَۃُ الحج میں حکمرانوں کو تاکید کی گئی ہے: **درست جواب:** (الف) نیکی کا حکم دینے کی

5۔ سُوْرَۃُ الحج میں جہاد کی اجازت کو مسلمانوں کے لیے قرار دیا گیا ہے: **درست جواب:** (ج) خوش خبری

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ الحج کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ حج حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں کس طرح شروع ہوا اور اس کے بنیادی ارکان کیا ہیں۔ اسی وجہ سے اس سورت کا نام سُورَۃُ الحج ہے۔

2۔ سورۃ الحج کا خلاصہ کیا ہے؟

سورۃ الحج کا خلاصہ "قیامت کے احوال، حج و قربانی کا بیان اور جہاد کی اجازت" ہے۔

3۔ سورۃ الحج کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کریں۔

- قیامت کا دن ایک نہایت سخت اور ہولناک دن ہو گا جو لوگوں کے ہوش اڑا دے گا۔
- شیطان کی پیروی کرنے والے دنیا میں گمراہی اور آخرت میں عذاب میں ہوں گے۔

بامحاورہ ترجمہ آیات: 65 تا 69:-

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهٖ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۶۵)

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمھارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتیاں سمندر میں اسی کے حکم سے چلتی ہیں اور وہی آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا یقیناً اللہ لوگوں پر بہت شفقت فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ (۶۶)

ترجمہ: اور وہی تو ہے جس نے تمھیں زندہ فرمایا پھر تمھیں موت دے گا پھر تمھیں زندہ فرمائے گا یقیناً انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے۔

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلٰى رَبِّكَ ۗ إِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ (۶۷)

ترجمہ: ہر اُمّت کے لیے ہم نے عبادت (اور قربانی) کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ ہر گز وہ آپ سے (اس) معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ لوگوں کو) اپنے ربّ کی طرف بلاتے رہیں یقیناً آپ سیدھے راستہ پر ہیں۔

وَإِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۶۸)

ترجمہ: اور اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن ﷺ) فرما دیجیے اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (۶۹)

ترجمہ: اللہ تمھارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ الحج پر ایک مفصل نوٹ تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ الحج مکی مدنی سورت ہے۔ سُورَۃُ الحج آیات کی تعداد اٹھہتر (78) اور دس رکوع ہیں۔ سُورَۃُ الحج ایک منفرد سورت ہے، اس کا کچھ حصہ مدنی ہے اور کچھ مکی، اس سورت کا نزول مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے ہو چکا تھا اور تکمیل ہجرت کے بعد مدینہ منوّرہ میں ہوئی۔

وجہ تسمیہ: اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ حج حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں کس طرح شروع ہوا اور اس کے بنیادی ارکان کیا ہیں۔ اسی وجہ سے اس سورت کا نام سُورَۃُ الحج ہے۔

سورۃ الحج کا خلاصہ: سورۃ الحج کا خلاصہ "قیامت کے احوال، حج و قربانی کا بیان اور جہاد کی اجازت" ہے۔

قیامت کا احوال: سُورَۃُ الحج کی ابتدا میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔

منافقوں اور کافروں کا انجام: سورۃ الحج میں قیامت کے دن منافقوں اور کافروں کے برے انجام کا ذکر ہے

مومنوں کا انجام: سورۃ الحج میں مومنوں کے اچھے انجام کا ذکر ہے۔

حج و قربانی کے احکام: سورۃ الحج میں حج اور قربانی کے احکام کا بیان ہے۔حج اور قربانی کی حقیقت سے آگاہ کیا گیا ہے۔

جہاد کی اجازت: سورۃ الحج میں مشرکوں کے خلاف جہاد کی اجازت دی گئی ہے اور شرک سے منع کیا گیا ہے۔ جہاد کی اجازت کو مسلمانوں کے لیے خوش خبری قرار دیا گیا کیوں کہ اب انھیں کافروں کے ظلم و ستم کے خلاف طاقت کا استعمال کرنے کو کہہ دیا گیا تھا۔ آنے والے حالات نے ثابت کیا کہ یہ اجازت واقعی ایک بڑی خوش خبری تھی

ایمان کی دعوت: سُورۃ الحج کے آخر میں تمام انسانوں کو ایمان لانے کی بھرپور دعوت دی گئی ہے۔

پیغمبروں کا انتخاب: پھر بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور انسانوں میں سے جس کو چاہا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا۔

عملِ صالح: سورۃ الحج میں ایمان والوں کو عمل صالح کرنے اور امت کی ذمہ داری ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ الْفُرْقَان

ذخیرہ الفاظ معنی:-

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
يَمْشُوْنَ	وہ چلتے ہیں	يَخْلُدْ	وہ ہمیشہ رہے گا
ہَوْنًا	آہستگی اور وقار سے	مُهَانًا	ذلیل ہو کر
يَبِيْتُوْنَ	وہ رات گزارتے ہیں	تَابَ	اس نے توبہ کی
اِصْرِفْ	دور کر دے	أُولٰٓئِكَ	یہ لوگ
غَرَامًا	چمٹنے والا	سَيِّاٰتِهِمْ	ان کی برائیوں کو
مُسْتَقَرًّا	ٹھہرنے کی جگہ	اَلزُّوْرَ	جھوٹ
اَنْفَقُوْا	وہ خرچ کرتے ہیں	مَرُّوْا	وہ گزرتے ہیں
لَمْ يَقْتُرُوْا	وہ بخل نہیں کرتے	صُمًّا	بہرے
كَانَ	ہے، ہوتا ہے	عُمْيَانًا	اندھے
بَيْنَ	درمیان	ذُرِّيّٰتِنَا	ہماری اولاد
مَعَ	ساتھ	قُرَّةَ اَعْيُنٍ	آنکھوں کی ٹھنڈک
اَلَّتِيْ	جسے، جس کو، جو	خٰلِدِيْنَ	وہ ہمیشہ رہیں گے
اَثَامًا	گناہ کی سزا	مَا يَعْبَؤُا	پروا نہیں کرتا
يُّضٰعَفْ	دُگنا کیا جائے گا		

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔"حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا" معنی ہے: **درست جواب:** (ب) فرقان کا

2۔سورۃ الفرقان کے آخر میں صفات بیان کی گئی ہیں: **درست جواب:** (د) رحمان کے بندوں کی

3۔قرآن مجید نازل کیا گیا: **درست جواب:** (ج) تمام جہانوں کے لیے

4۔رحمان کے بندے زمین پر چلتے ہیں: **درست جواب:** (د) عاجزی کے ساتھ

5۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاص مقام ملتا ہے: **درست جواب:**(ج) اچھے کردار سے

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ الفرقان کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

فرقان کا معنیٰ ہے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قرآن مجید کو فرقان قرار دیا گیا ہے یعنی حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی کتاب۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الفرقان ہے۔

2۔ سورۃ الفرقان کا خلاصہ لکھیں۔

سورۃ الفرقان کا خلاصہ "اسلام کے بنیادی عقائد کا اثبات اور کفار کے اعتراضات کا جواب" ہے۔

3۔ سورۃ الفرقان کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- ❖ قرآنِ مجید حق اور باطل میں فرق کرنے والا کلام ہے، جو تمام جہانوں کے لیے نازل کیا گیا ہے۔
- ❖ اللہ تعالیٰ، حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ اور قرآن مجید پر اعتراضات کا بنیادی سبب قیامت کو جھٹلانا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ آیات: 63 تا 77:-

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (۶۳)

ترجمہ: اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (۶۴)

ترجمہ: اور جو راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کرتے ہوئے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (۶۵)

ترجمہ: اور جو (دعا کرتے ہوئے) عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔ بے شک اس کا عذاب تکلیف دہ ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (۶۶)

ترجمہ: بے شک وہ بُری جگہ ہے (تھوڑی دیر) ٹھہرنے اور (مستقل) رہنے کے لحاظ سے

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (۶۷)

ترجمہ: اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا (۶۸)

ترجمہ: وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود نہیں پوجتے اور نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ ہی وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا (۶۹)

ترجمہ: قیامت کے دن اُس کے لیے عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس میں ذلت کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (۷۰)

ترجمہ: مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا (۷۱)

ترجمہ: اور جو توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو بے شک وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِيۡنَ لَا يَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا كِرَامًا (۷۲)

ترجمہ: اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیکار بات پر اُن کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِّرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَمۡ يَخِرُّوۡا عَلَيۡهَا صُمًّا وَّعُمۡيَانًا (۷۳)

ترجمہ: اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اُنہیں نصیحت کی جاتی ہے اُن کے رب کی آیتوں کے ساتھ تو اُس پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے۔

وَالَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا (۷۴)

ترجمہ: اور جو دُعا مانگتے ہیں کہ ہمارے رب! ہمیں عطا فرما ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔

اُولٰٓئِكَ يُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَةَ بِمَا صَبَرُوۡا وَيُلَقَّوۡنَ فِيۡهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا (۷۵)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں (جنت میں) بالاخانے عطا کیے جائیں گے اور ان کے صبر کے بدلے میں اور اُن کا وہاں دُعا اور سلام سے استقبال کیا جائے گا۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّمُقَامًا (۷۶)

ترجمہ: اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ کیسا اچھا ٹھکانہ اور مقام ہے۔

قُلۡ مَا يَعۡبَؤُا بِكُمۡ رَبِّىۡ لَوۡلَا دُعَآؤُكُمۡ ۚ فَقَدۡ كَذَّبۡتُمۡ فَسَوۡفَ يَكُوۡنُ لِزَامًا (۷۷)

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) آپ فرما دیجیے میرے رب کو تمہاری پرواہ بھی نہیں اگر تم اُس کی عبادت نہ کرو یقیناً تم تو (حق کو) جھٹلا چکے تو عنقریب (اس کا عذاب) چمٹ جانے والا ہو گا۔

دعا:-

رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ (سورۃ الفرقان: 65)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ الفرقان پر ایک مفصل نوٹ تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ الفرقان مکی سورت ہے۔ اس میں ستتر (77) آیات اور چھ رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ: فرقان کا معنیٰ ہے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قرآن مجید کو فرقان قرار دیا گیا ہے یعنی حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی کتاب۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الفرقان ہے۔

سورۃ الفرقان کا خلاصہ: سورۃ الفرقان کا خلاصہ "اسلام کے بنیادی عقائد کا اثبات اور کفار کے اعتراضات کا جواب" ہے۔

قرآن مجید کی حقانیت: سورۃ الفرقان کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، حضرت محمد ﷺ کی شان اور قرآن مجید کی حقانیت کا جامع بیان ہے۔

جھوٹے خداؤں کی بے بسی: سورۃ الفرقان میں جھوٹے خداؤں کی بے بسی اور لاچارگی کا ذکر ہے۔

مشرکین کے اعتراضات کا جواب: سورۃ الفرقان میں قرآن مجید اور عقیدہ رسالت پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔

ظالموں کی حسرت: سورۃ الفرقان میں حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے ظالموں کی حسرت کا بیان ہے۔

مختلف قوموں پر عذاب کا ذکر: سورۃ الفرقان میں انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والی قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر کر کے قریش مکہ اور ایسے تمام مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

اللہ کے پسندیدہ بندوں کی صفات: سورۃ الفرقان کے آخر میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی صفات کا بیان ہے۔

- یہ بندے رحمان کے خاص بندے ہیں۔
- یہ زمین پر عاجزی اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں۔

This Notes is available at https://muhammadaliphotostate.com/

- اگر جاہل لوگ ان سے الجھنا چاہیں تو یہ ان کے ساتھ نہیں الجھتے۔
- پوری پوری رات خواب غفلت میں نہیں پڑے رہتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے راتوں کو آباد رکھتے ہیں۔
- زندگی کے ہر معاملے کی طرح مال خرچ کرنے میں بھی میانہ روی سے کام لیتے ہیں، نہ تو بخل کرتے ہیں نہ فضول خرچی۔
- انسانی جان کی حرمت اس قدر ملحوظ رکھتے ہیں کہ کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے۔
- بدکاری سے کوسوں دور رہتے ہیں۔
- جھوٹ اور گناہوں کی مجلسوں کے قریب نہیں جاتے۔
- فضول باتوں اور فضول کاموں سے انھیں سروکار نہیں۔
- بغیر تحقیق کسی کام میں نہیں پڑتے اور بغیر تصدیق ہر بات کو مان نہیں لیتے۔

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ

درست جواب کی نشان دہی کیجیے:-

1۔ آیات کے لحاظ سے طویل ترین مکی سورت ہے:	**درست جواب:**(الف) سورۃ الشعراء
2۔ سورۃ الشعراء کے آخر میں صفات بیان کی گئی ہیں:	**درست جواب:**(د) شاعروں کی
3۔ جھوٹے اور گناہ گار لوگوں کا ساتھ ہوتا ہے:	**درست جواب:**(ب) شیطان
4۔ نافرمانوں پر عذاب اترتا ہے:	**درست جواب:**(الف) دنیا میں
5۔ عموماً جھوٹے شاعروں کی پیروی کرتے ہیں۔	**درست جواب:**(ب) گمراہ لوگ

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ الشعراء کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

سورۃ الشعراء کے آخر میں اچھے اور برے شاعروں کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الشعراء ہے۔

2۔ سورۃ الشعراء کا خلاصہ کیا ہے؟

سورۃ الشعراء کا خلاصہ "سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کے ذریعے مسلمانوں کو تسلّی دینا" ہے۔

3۔ سورۃ الشعراء کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک روشن کتاب ہے۔ جس میں زندگی گزارنے کے واضح اصول موجود ہیں۔
- ہمیں عربی زبان سیکھنی چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ الشعرآء پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ الشعراء مکی سورت ہے۔ اس آیات کی تعداد دو سو ستائیس (227) اور گیارہ (11) رکوع ہیں۔ سورۃ الشعراءِ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ آیات کے لحاظ سے طویل ترین مکی سورت ہے۔

وجہ تسمیہ: سورۃ الشعراء کے آخر میں اچھے اور برے شاعروں کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الشعراء ہے۔

سورۃ الشعرآء کا خلاصہ: سورۃ الشعراء کا خلاصہ "سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کے ذریعے مسلمانوں کو تسلّی دینا" ہے

ثابت قدمی کا حکم: سورۃ الشعراء کا آغاز حضرت محمد ﷺ کو تسلی دینے سے ہوتا ہے۔

توحید کی دعوت: سورۃ الشعراء میں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی اپنی قوموں کو حوصلے اور ثابت قدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دینے کا ذکر ہے۔

This notes is compiled & Printed By Muhammad Ali Photostate Zafarwal Phone 0322-6681871.

توحید کا اقرار اور انکار کرنے والوں کا انجام: سورۃ الشعراء میں توحید کی مبارک دعوت کو قبول کر لینے والوں کے نجات پانے اور نافرمانوں پر دنیا میں بھی عذاب اتارے جانے کا ذکر ہے۔

کامیابی کی ضمانت: اس سورت میں ان واقعات کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم کو تسلی دی گئی ہے کہ ایک دن ایمان والے ہی کامیاب ہوں گے۔

مشرکین مکہ کی اصلاح: سورۃ الشعراء میں مشرکین مکہ اور دوسرے نافرمانوں کو متوجہ کیا گیا ہے کہ وہ نافرمان قوموں کے دردناک انجام سے خبردار ہو کر اپنی اصلاح کر لیں۔

فضائل قرآن: سورۃ الشعراء میں قرآن مجید کے فضائل اور حقانیت کا بیان ہے کہ اس کتاب کو عربی زبان میں تمام جہانوں کے پروردگار نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ کے قلب مبارک پر اُتارا ہے۔

شعرآء کی صفات: سورت کے آخر میں شاعروں کی عمومی کمزوریوں کو بیان کرتے ہوئے اچھے شعراء کی صفات بھی بیان کی گئی ہیں۔

دعائیں:-

رَبِّ هَبۡ لِیۡ حُكۡمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ(۸۳)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔

وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ(۸۴)

ترجمہ: اور میرا ذکرِ خیر جاری فرما بعد میں آنے والوں میں

وَ اجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیۡمِ(۸۵)

ترجمہ: اور مجھے بنادے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے۔

وَ لَا تُخۡزِنِیۡ یَوۡمَ یُبۡعَثُوۡنَ(۸۷)

ترجمہ: اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن لوگ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے۔

سُوۡرَةُ النمل

درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1۔ نمل کا معنی ہے: **درست جواب:**(ج) چیونٹی

2۔ سورۃ النمل میں سب سے تفصیلی تذکرہ ہے: **درست جواب:**(د) حضرت سلیمان علیہ السلام

3۔ دین کی دعوت دینے والوں کو لوگوں کو خبردار کرنا چاہیے: **درست جواب:**(د) قرآن مجید کے ذریعہ

4۔ سورۃ النمل کے شروع میں ان لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں جو ہدایت حاصل کرتے ہیں: **درست جواب:**(الف) قرآن مجید سے

5۔ ہمارے اعمال کا فیصلہ ہو گا: **درست جواب:**(د) قیامت کے دن

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ النمل کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

النمل کا معنی ہے: چیونٹی۔ اس سورت کی آیت اٹھارہ (18) میں حضرت سلیمانؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی کے پاس سے گزرے تھے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُورۃ النمل ہے۔

2۔ سورۃ النمل کا خلاصہ لکھیے۔

سُورۃ النمل کا خلاصہ ''اسلام کے بنیادی عقائد کا اور کفر کے بُرے نتائج کا بیان'' ہے۔

This Notes is available at https://muhammadaliphotostate.com/

3۔ سورۃ النمل کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- ❖ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور آخرت پر یقین کامل رکھنا ہی اصل کامیابی ہے۔
- ❖ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے۔

4۔ سورۃ النمل میں حضرت سلیمانؑ کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

حضرت سلیمان علیہ اسلام کا واقعہ زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دولت، حکومت اور شان و شوکت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے۔

دعا:-

وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ (سُوْرَۃُ النَّمْلِ: 19)

ترجمہ: اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ النمل پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

زمانہ نزول: سورۃ النمل مکی سورت ہے۔ اس میں ترانوے (93) آیات اور سات (7) رکوع ہیں۔ سورۃ النمل پچھلی سورت سورۃ الشعر آء کے فوراً بعد نازل ہوئی۔

وجہ تسمیہ: النمل کا معنی ہے: چیونٹی۔ اس سورت کی آیت اٹھارہ (18) میں حضرت سلیمانؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی کے پاس سے گزرے تھے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُورۃ النمل ہے۔

سورۃ النمل کا خلاصہ: سُورۃ النمل کا خلاصہ "اسلام کے بنیادی عقائد کا اور کفر کے بُرے نتائج کا بیان" ہے۔

ہدایت یافتہ لوگوں کی صفات: سُورۃ النمل کے آغاز میں قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ: پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ: حضرت سلیمان علیہ اسلام کا واقعہ زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دولت، حکومت اور شان و شوکت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے۔

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: کائنات میں پھیلی ہوئی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بہت موثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت ثابت ہوتی ہے۔

قیامت کے احوال: سورۃ النمل کے آخری دور کوعوں میں آخرت کا انکار کرنے والوں کو سمجھایا گیا ہے۔ قیامت کی علامات، اس کے دلائل، اس دن کے احوال اور قیامت کے دن اچھے اور بُرے لوگوں کے انجام کے بیان پر سورت کا اختتام فرمایا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ الْقَصص

درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1۔ حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ مشابہ ہے: **درست جواب:** (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام

2۔ قارون کا تعلق تھا: **درست جواب:** (الف) بنی اسرائیل سے

3۔ قارون اپنے مال و دولت کو نتیجہ قرار دیتا تھا: **درست جواب:** (د) ذاتی محنت اور علم کا

4۔ مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی آخری سورت ہے: **درست جواب:** (ج) سورۃ القصص

5۔ ہدایت حاصل ہوتی ہے: **درست جواب:** (د) اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

This notes is compiled & Printed By Muhammad Ali Photostate Zafarwal Phone 0322-6681871.

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ القصص کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

اس سورت کی آیت پچیس (25) میں القصص کا لفظ آیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ القصص رکھا گیا ہے۔

2۔ سورۃ القصص کا خلاصہ کیا ہے؟

سورۃ القصص کا خلاصہ "حضرت موسیٰؑ کا ذکر کر کے حضرت محمد ﷺ کی رسالت اور آپ ﷺ کی دعوت کی سچائی کو ثابت کرنا" ہے۔

3۔ سورۃ القصص کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- ❖ ظالم لوگ لوگوں کو تقسیم کر کے ان پر حکومت کرتے ہیں۔
- ❖ حکمت و دانائی اور علم اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتیں ہیں جو خاص بندوں کو عطا ہوتی ہیں۔

4۔ قارون کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سورۃ القصص میں بنی اسرائیل کے ایک شخص قارون کا عبرت ناک واقعہ بیان کیا گیا ہے، جس نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دی اور اپنی قوم کی بجائے فرعون کی حدمت کی۔ حضرت موسیٰؑ نے اسے درست راستے پر آنے کی دعوت دی لیکن وہ نہ مانا۔ یہ شخص اپنے پاس موجود مال و دولت کو اپنی ذاتی محنت اور اپنے علم کا نتیجہ قرار دیتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے احسان اور نعمت کا انکار کرتا تھا۔ نتیجتاً قارون اپنے مال و اسباب کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ القصص پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ القصص مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھاسی (88) آیات اور نو (9) رکوع ہیں۔

زمانہ نزول: سورۃ القصص مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی آخری سورت ہے، کیوں کہ اس کی آیت 85 اس وقت نازل ہوئی تھی جب حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ ہجرت کی غرض سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔

وجہ تسمیہ: اس سورت کی آیت پچیس (25) میں القصص کا لفظ آیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ القصص رکھا گیا ہے۔

سورۃ القصص کا خلاصہ: سورۃ القصص کا خلاصہ "حضرت موسیٰؑ کا ذکر کر کے حضرت محمد ﷺ کی رسالت اور آپ ﷺ کی دعوت کی سچائی کو ثابت کرنا" ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ: سورۃ القصص کے پہلے پانچ رکوعوں میں بہت تفصیل کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں پچھلے انبیاء کرامؑ میں سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کا ذکر آیا ہے، کیوں کہ حضرت موسیٰؑ کے حالات زندگی کی حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کے ساتھ کئی چیزوں میں مشابہت ہے۔

قارون کی ہلاکت کا تذکرہ: سورۃ القصص میں بنی اسرائیل کے ایک شخص قارون کا عبرت ناک واقعہ بیان کیا گیا ہے، جس نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دی اور اپنی قوم کی بجائے فرعون کی حدمت کی۔ حضرت موسیٰؑ نے اسے درست راستے پر آنے کی دعوت دی لیکن وہ نہ مانا۔ یہ شخص اپنے پاس موجود مال و دولت کو اپنی ذاتی محنت اور اپنے علم کا نتیجہ قرار دیتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے احسان اور نعمت کا انکار کرتا تھا۔ نتیجتاً قارون اپنے مال و اسباب کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا۔

معبودِ برحق: سورت کے اختتام پر حضرت محمد ﷺ کی امت کو خصوصیت کے ساتھ یہ تلقین کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

سُوْرَۃُ العنکبوت

درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

1۔ عنکبوت کا معنیٰ ہے: **درست جواب:** (ج) مکڑی

2۔ سورۃ العنکبوت میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی: **درست جواب:** (د) ان تینوں کاموں کی

3۔ مکڑی کے جالے پر اعتماد کرنے والوں سے تشبیہ دی گئی ہے: **درست جواب:** (ج) مشرکین کو

This Notes is available at https://muhammadaliphotostate.com/

4۔اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی: **درست جواب:**(ب)حضرت نوح علیہ السلام نے

5۔اللہ تعالیٰ رازق ہے: **درست جواب:**(د)تمام مخلوقات کا

مختصر جواب دیجیے۔

1۔سورۃ العنکبوت کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

عنکبوت کا معنیٰ ہے: مکڑی۔اس سورت کی آیت اکتالیس(41)میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے پر بھروسا کر رکھا ہو۔اسی لیے اس سورت کا نام سورۃ العنکبوت ہے۔

2۔سورۃ العنکبوت کا خلاصہ لکھیے۔

سورۃ العنکبوت کا خلاصہ "کافروں کا ظلم سہنے والے مظلوم مسلمانوں کو تسلّی دینا" ہے۔

3۔سورۃ العنکبوت کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کرنے پر ہم چھوڑ دیے جائیں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہمیں زمائے گا اور سچے اور جھوٹے لوگوں کو الگ الگ کر کے رہے گا۔
- جو دین کے کام کے لیے جدوجہد کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے یعنی اجر و ثواب کے لیے کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی کوئی حاجت نہیں۔

دعا:-

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ: 30)

ترجمہ: اے میرے ربّ!میری مدد فرما ان فساد مچانے والے لوگوں کے مقابلہ میں۔

تفصیلی سوال:-

1۔سورۃ العنکوبت پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ العنکبوت مکّی سورت ہے۔اس میں انہتر(69)آیات اور سات(7)رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ: عنکبوت کا معنیٰ ہے: مکڑی۔اس سورت کی آیت اکتالیس(41)میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے پر بھروسا کر رکھا ہو۔اسی لیے اس سورت کا نام سورۃ العنکبوت ہے۔

سورۃ العنکبوت کا خلاصہ: سورۃ العنکبوت کا خلاصہ "کافروں کا ظلم سہنے والے مظلوم مسلمانوں کو تسلّی دینا" ہے۔

مشرکینِ مکہ کی مخالفت: سورۃ العنکبوت اس زمانے میں نازل ہوئی جب مشرکینِ مکّہ حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی شدید ترین مخالفت کر رہے تھے۔

توحید کی دعوت: حضرت محمد ﷺ شروع سے اپنی قوم میں اعلیٰ صفات اور پاکیزہ و بلند کردار کی وجہ سے نہایت مقبول تھے، لیکن جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی تو قوم آپ کی مخالف ہو گئی۔

مشرکین مکہ کے مظالم: کفارِ مکہ نے آپ ﷺ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں گھڑنا شروع کر دیں۔یہ باتیں سن کر آپ ﷺ کو بے حد رنج ہوتا، کیوں کہ آپ ﷺ کو امید تھی کہ آپ ﷺ کی قوم اس راہِ حق میں آپ ﷺ کا ساتھ دے گی۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو صبر کی تلقین: آپ ﷺ کو اپنی قوم کے رویّے کا دکھ تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سورت میں صبر کرنے کی تلقین فرمائی اور آپ ﷺ کو تسلّی دی۔

مسلمانوں کی حوصلہ افزائی: مشرکین نے نہ صرف حضرت محمد ﷺ کی ذات مبارکہ کو نشانہ بنایا، بلکہ دوسرے مسلمان بھی ان کی زیادتیوں سے محفوظ نہ تھے۔ظلم اور تشدّد کے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ہدایت، ان کی تسلّی اور حوصلہ افزائی کے لیے سورۃ العنکبوت نازل فرمائی جس میں مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

This notes is compiled & Printed By Muhammad Ali Photostate Zafarwal Phone 0322-6681871.

This Notes is available at https://muhammadaliphotostate.com/

انبیاء کرام علیہ السلام کی سنت کے ذریعے تسلّی: اس سورت میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کو بطورِ مثال پیش کیا گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی ثابت قدمی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لازوال قربانیاں، حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کی مخالفت پر صبر، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی اپنی قوموں سے کش مکش کا ذکر فرما کر مسلمانوں کے حوصلے بلند کیے گئے ہیں۔

اللہ سے تعلق کی مضبوطی: سورۃ العنکبوت میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ظلم و ستم کے اس دور میں قرآنِ مجید کی تلاوت، نماز کا اہتمام اور کثرت سے اللہ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلّق کو مضبوط بنائیں۔

مسلمانوں کے لیے خوشخبری: سورۃ العنکبوت کے آخر میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے بہت سی راہیں کھول دیتا ہے۔

سُوْرَۃُ الروم

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ سورۃ الروم میں غالب آنے کی پیشن گوئی کی گئی: **درست جواب:** (ج) رومیوں کے

2۔ جس دن رومیوں کو فتح نصیب ہوئی اسی دن مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی: **درست جواب:** (د) غزوۂ بدر میں

3۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مال بڑھتا ہے: **درست جواب:** (ب) زکوۃ دینے سے

4۔ سورۃ الروم کا آغاز ہوتا ہے۔ **درست جواب:** (ب) حروفِ مقطعات سے

5۔ قرآن مجید میں پچھلی نافرمان قوموں کا ذکر ہے: **درست جواب:** (ب) نافرمانی سے بچانے کے لیے

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ الروم کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سورۃ الروم کی دوسری آیت میں روم کے مغلوب ہونے اور تیسری آیت میں ان کے پھر سے غالب آنے کی خبر ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ الروم رکھا گیا ہے۔

2۔ سورۃ الروم کا خلاصہ لکھیے۔

سورۃ الروم کا خلاصہ "اسلام کی صداقت کا بیان اور انسانوں کی کردار سازی" ہے۔

3۔ سورۃ الروم کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- فنا ہو جانے والی کائنات پر غور و فکر انسان کو آخرت کا یقین دلاتا ہے۔
- قرآن مجید میں پچھلی نافرمان قوموں کا ذکر ہمیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچانے کے لیے کیا گیا ہے۔

4۔ سورۃ الروم میں کس بات کی پیشین گوئی کی گئی تھی؟

سورۃ الروم میں رومیوں کے غالب آنے کی پیشین گوئی کی گئی تھی اس کے ساتھ ساتھ رومیوں کی فتح کا دن مسلمانوں کے لیے بھی خوشی کا دن ہو گا۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ الروم پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ الروم مکّی سورت ہے۔ اس میں ساٹھ (60) آیات اور چھ (6) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ: سورۃ الروم کی دوسری آیت میں روم کے مغلوب ہونے اور تیسری آیت میں ان کے پھر سے غالب آنے کی خبر ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ الروم رکھا گیا ہے۔

سورۃ الروم کا آغاز: سورۃ البقرۃ کی طرح سورۃ الروم کا آغاز بھی حروف مقطعات میں سے "الٓمّٓ" سے ہوتا ہے۔

سورۃ الروم میں دو پیشین گوئیاں: سورۃ الروم کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے دو پیشین گوئیاں فرمائیں جو چند ہی سالوں میں پوری ہو گئیں اور اس بات کی دلیل بنیں کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے۔

پہلی پیشین گوئی: پہلی پیشین گوئی رومیوں کے دوبارہ غالب آنے کی تھی جنھیں ایرانیوں نے ایک بڑی شکست دی تھی۔ رومی اہل کتاب مسیحی تھے اور مسلمانوں کو ان سے ہمدردی تھی، جبکہ ایرانی آتش پرست تھے یعنی وہ آگ کی پوجا کرتے تھے۔ مشرکین مکہ ایرانیوں سے ہمدردی رکھتے تھے۔ ظاہری حالات بتا رہے تھے کہ ایرانیوں کا رومیوں سے شکست کھانا ناممکن ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے رومیوں کو ایرانیوں پر فتح عطا فرمائی۔

دوسری پیشین گوئی: دوسری پیشین گوئی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ رومیوں کی فتح کا دن مسلمانوں کے لیے بھی خوشی کا دن ہوگا۔ کچھ سالوں بعد غزوہ بدر کی فتح نے اس پیشن گوئی کو پورا کر دکھایا۔ کیوں کہ جس دن رومیوں کو فتح ہوئی اسی دن مسلمانوں کو میدان بدر میں فتح حاصل ہوئی۔

سورۃ الروم کا خلاصہ: سورۃ الروم کا خلاصہ "اسلام کی صداقت کا بیان اور انسانوں کی کردار سازی" ہے۔

قرآن مجید کی صداقت: سورۃ الروم کا آغاز اس پیشین گوئی سے ہوتا ہے جو ایک معجزہ ثابت ہوئی اور قرآن مجید کی صداقت کی دلیل بنی۔ اس پیشین گوئی کا پورا ہونا مسلمانوں کے لیے بہت خوشی اور حوصلہ افزائی کی بات تھی۔

قیامت کا بیان: سورۃ الروم میں قیامت کے بارے میں دلائل دیے گئے ہیں۔

توحید باری تعالیٰ: سورۃ الروم میں توحید باری تعالیٰ کے دلائل دیے گئے ہیں۔

شرک کی مذمت: سورۃ الروم میں شرک کی مذمت کی گئی ہے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد: سورۃ الروم میں اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔

اسلام دینِ فطرت: سورۃ الروم میں انسانی زندگی کے مختلف مراحل اور اسلام کے دین فطرت ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

نافرمانوں کا انجام: سورت کے آخر میں نافرمانوں کی ہٹ دھرمی اور ان کے بُرے انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ حضرت لقمان اہل عرب میں مشہور تھے: **درست جواب:** (ج) حکیم و دانا

2۔ حضرت لقمان نے نصیحتیں کیں: **درست جواب:** (الف) اپنے بیٹے کو

3۔ حضرت لقمان نے شرک کو قرار دیا: **درست جواب:** (ج) ظلم عظیم

4۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ زمین پر مت چلنا: **درست جواب:** (الف) اکڑ اکڑ کر

5۔ ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اختیار کرنی چاہیے: **درست جواب:** (د) میانہ روی

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ لقمٰن کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

اس سورت میں چوں کہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے، اس لیے اس سورت کا نام سورۃ لقمٰن رکھا گیا۔

2۔ حضرت لقمان کون تھے؟

حضرت لقمان اہل عرب میں ایک بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے۔ یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔

3۔ سورۃ لقمٰن کا خلاصہ لکھیے۔

سورۃ لقمٰن کا خلاصہ "توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی" ہے۔

4۔ سورۃ لقمٰن کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ سب سے بڑے محسن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔
- شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔

تفصیلی سوال:۔

1۔ سورۃ لقمٰن پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ لقمٰن مکی سورت ہے۔ اس میں چونتیس (34) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔

زمانہ نزول: سورۃ لقمٰن مکی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب کفار مکہ کی مخالفت اپنے عروج پر تھی۔ وہ مختلف حیلوں، بہانوں اور پر تشدد کاروائیوں سے اسلام کی نشر و اشاعت کا راستہ روکنے کی کوششیں کر رہے تھے۔

وجہ تسمیہ: اس سورت میں چوں کہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے، اس لیے اس سورت کا نام سورۃ لقمٰن رکھا گیا۔

حضرت لقمان کا تذکرہ: حضرت لقمان اہل عرب میں ایک بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے۔ یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔ قرآن مجید نے اس سورت میں یہ واضح فرمایا ہے کہ حضرت لقمان جیسے حکیم اور دانش ور جن کی عقل و حکمت کا تم بھی لوہا مانتے ہو، وہ بھی توحید کے قائل تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ماننے کو ظلم عظیم یعنی بہت بڑا ظلم قرار دیا تھا اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ تم کبھی شرک مت کرنا۔

سورۃ لقمان کا خلاصہ: سورۃ لقمٰن کا خلاصہ "توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی" ہے۔

اہل ایمان کے اوصاف: سورۃ لقمٰن کے شروع میں قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے والوں کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت لقمان کی نصیحتیں: پھر حضرت لقمان کی وہ نصیحتیں ہیں جو انھوں نے اپنے بیٹے کو فرمائیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا:

- اے میرے پیارے بیٹے ! کبھی شرک مت کرنا،
- نماز قائم کرتے رہنا،
- خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اچھے کام کا حکم دیتا اور برے کام سے منع کرنا۔
- اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنا۔
- لوگوں سے اچھے طریقے سے پیش آنا۔
- زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چلنا
- بلکہ زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح چلتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کرنا۔
- جیسے چال ڈھال میں میانہ روی اختیار رکھنا اسی طرح بولنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیمار کھنا۔

توحید باری تعالیٰ: سورۃ لقمٰن میں اللہ تعالیٰ کی توحید، قدرت اور صفات کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

علم کی وسعت کا بیان: اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا بیان ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

1۔ حضرت محمد ﷺ رات کو سوتے ہوئے تلاوت فرماتے: **درست جواب:** (د) سورۃ السجدۃ کی

2۔ اللہ تعالیٰ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے بھیجتا ہے: **درست جواب:** (ج) چھوٹے عذاب

3۔ صبر کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین رکھنے والوں کو بنایا جاتا ہے: **درست جواب:** (د) رہنما

This Notes is available at https://muhammadaliphotostate.com/

4۔ سنت نبوی کے مطابق جمعہ کے دن سورۃ السجدۃ پڑھنی چاہیے: **درست جواب:**(ج) مغرب کی نماز میں

5۔ اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرنے والے اور نافرمانی کرنے والے نہیں ہو سکتے: **درست جواب:**(ب) برابر

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ السجدۃ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

سورۃ السجدۃ کی آیت پندرہ (15) آیت سجدہ ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ السجدۃ ہے۔

2۔ سورۃ السجدۃ کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

سورۃ السجدۃ سے حضرت محمد ﷺ کو خاص محبت تھی۔ حضرت جابر بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ السجدۃ اور سورۃ الملک کی تلاوت نہ فرمالیتے۔

3۔ سورۃ السجدۃ کا خلاصہ لکھیے۔

سورۃ السجدۃ کا خلاصہ "اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور کفار کے اعتراضات کا جواب" ہے۔

4۔ سورۃ السجدۃ کے اہم علمی و عملی آکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- قرآن مجید اس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو آخرت کے بارے میں خبردار کیا جائے اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دی جائے۔
- اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا اور وہی کائنات کے تمام معاملات کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ السجدۃ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ السجدۃ مکی سورت ہے۔ اس میں تیس (30) آیات اور تین (3) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ: سورۃ السجدۃ کی آیت پندرہ (15) آیت سجدہ ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ السجدۃ ہے۔ اس سورت کا نام "تَنزِيلُ السَّجْدَةِ اور الٓمٓ السجدۃ" بھی بیان کیا گیا ہے۔

سورۃ السجدۃ کی فضیلت: سورۃ السجدۃ سے حضرت محمد ﷺ کو خاص محبت تھی۔ حضرت جابر بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ السجدۃ اور سورۃ الملک کی تلاوت نہ فرمالیتے۔ (الجامع الصغیر 6903)

نبی کریم ﷺ کا جمعہ کا معمول: حضرت محمد ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں اکثر سورۃ السجدۃ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

سورۃ السجدۃ کا خلاصہ: سورۃ السجدۃ کا خلاصہ "اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور کفار کے اعتراضات کا جواب" ہے۔

قرآن مجید پر ایمان کی دعوت: سورۃ السجدۃ میں قرآن مجید پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔

توحید و آخرت کے متعلق دلائل: سورۃ السجدۃ میں توحید اور آخرت کے بارے میں دلائل بیان کیے گئے ہیں۔

منکرین قیامت کے اعتراضات: سورۃ السجدۃ میں منکرین قیامت کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

نافرمانوں کا انجام: اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجتا ہے تاکہ وہ گناہوں سے باز آجائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرلیں۔

قیامت کا احوال: قیامت کے دن اچھے اور بُرے لوگوں کا کیا انجام ہونے والا ہے یہ سورت السجدۃ میں وضاحت سے بتا دیا گیا ہے۔

سُورَۃُ سَبَا

درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

1۔ قوم سبا آباد تھی: **درست جواب:**(د) یمن میں

This notes is compiled & Printed By Muhammad Ali Photostate Zafarwal Phone 0322-6681871.

This Notes is available at https://muhammadaliphotostate.com/

2۔ قوم سبا نے روش اختیار کی: **درست جواب:**(ب) ناشکری

3۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے کا نام ہے: **درست جواب:**(ج) حضرت سلیمان علیہ السلام

4۔ انسان کی عظمت ہے: **درست جواب:**(ج) محنت میں

5۔ مال و اولاد ہیں: **درست جواب:**(ب) زندگی کا امتحان

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ سبا کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

اس سورت میں قوم سبا کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ سبا رکھا گیا ہے۔

2۔ سورۃ سبا کا خلاصہ لکھیے۔

سورۃ سبا کا خلاصہ ”اسلام کے بنیادی عقائد کا بیان اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کا جواب“ ہے۔

3۔ سورۃ سبا کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- اللہ تعالیٰ کائنات کے ایک ایک ذرہ، اس سے بڑی یا اس سے چھوٹی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔
- محنت میں عظمت ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے لوہے کی زرہیں اور زنجیریں بناتے تھے۔

4۔ قوم سبا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

قوم سبا یمن میں آباد تھی، اللہ تعالیٰ نے انھیں ہر طرح کی خوش حالی سے نوازا تھا لیکن انھوں نے ناشکری کی روش اختیار کی اور کفر و شرک کو فروغ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور ان کی خوش حالی ایک قصہ پارینہ بن کر رہ گئی۔

تفصیلی سوال:۔

1۔ سورۃ سبا پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ سبا مکی سورت ہے۔ اس میں چون (54) آیات اور چھ (6) رکوع ہیں۔

قوم سبا کا تعارف: س سورۃ سبا کا نام قوم سبا کے نام پر ہے۔ قوم سبا یمن میں آباد تھی، اللہ تعالیٰ نے انھیں ہر طرح کی خوش حالی سے نوازا تھا لیکن انھوں نے ناشکری کی روش اختیار کی اور کفر و شرک کو فروغ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور ان کی خوش حالی ایک قصہ پارینہ بن کر رہ گئی۔

وجہ تسمیہ: اس سورت میں قوم سبا کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ سبا رکھا گیا ہے۔

سورۃ سبا کا خلاصہ: سورۃ سبا کا خلاصہ ”اسلام کے بنیادی عقائد کا بیان اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کا جواب“ ہے۔

عظمتِ باری تعالیٰ: سورۃ سبا کے آغاز میں عظمت باری تعالیٰ کا بیان ہے۔

مشرکین کے اعتراضات: سورۃ سبا میں اللہ تعالیٰ اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ: سورۃ سبا میں حضرت داؤد علیہ السلام کا اور ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر کیا گیا۔ ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان سلطنت، بے شمار نعمتیں اور بہت سے معجزے عطا فرمائے تھے۔ یہ انبیاء کرام علیہ السلام ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور اس کی فرماں برداری کرتے رہے۔

قوم سبا کا تذکرہ: پھر قوم سبا کا ذکر ہے جنھیں بھی نعمتیں عطا ہوئیں لیکن انھوں نے ناشکری کی روش اختیار کی، جس کی وجہ سے دنیا میں بھی سخت عذاب کا شکار ہوئے اور آخرت کی سزا کے بھی حق دار بنے۔

اللہ تعالیٰ کو بھولنے کا انجام: ان دونوں مثالوں کا ذکر فرما کر سبق دیا گیا ہے کہ دنیا میں ملنے والے اقتدار یا خوش حالی میں مگن ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول جانا تباہی کو دعوت دیتا ہے۔

رسالت اور آخرت کا ذکر: سورۃ سبا کے آخر میں رسالت کا ذکر اور آخرت پر ایمان لانے کا بیان ہے۔

نافرمانوں کا انجام: سورۃ سبا کے آخر میں آخرت میں نافرمانوں کے بُرے انجام سے بھی ڈرایا گیا ہے۔

This notes is compiled & Printed By Muhammad Ali Photostate Zafarwal Phone 0322-6681871.

سُوْرَۃُ فَاطِر

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ سورۃ فاطر کا دوسرا نام ہے: **درست جواب:** (ب) سورۃ العقود

2۔ فاطر کا معنی ہے: **درست جواب:** (ب) پیدا کرنے والا

3۔ قرآن مجید میں پہاڑوں اور جانوروں کا ذکر کرکے دعوت دی گئی ہے: **درست جواب:** (الف) اللہ تعالیٰ کی حکمت پر غور فکر کی

4۔ سورۃ فاطر کے مطابق اللہ تعالیٰ کا حقیقی ڈر حاصل ہوتا ہے: **درست جواب:** (ج) علماء کو

5۔ قیامت کے دن انسان کے گناہوں کا بوجھ اٹھائیں گے: **درست جواب:** (د) وہ خود

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ فاطر کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

اس سورت کا نام "فاطر" پہلی آیت سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے: پیدا کرنے والا۔ اسی لفظ کی وجہ سے اس سورت کا نام سورۃ فاطر رکھا گیا ہے۔

2۔ سورۃ فاطر کا خلاصہ لکھیے۔

"سورۃ فاطر کا خلاصہ "مشرکین کو توحید اور آخرت پر ایمان لانے کی دعوت دینا" ہے۔

3۔ سورۃ فاطر کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- اللہ تعالیٰ جب کسی کو کچھ عطا فرمائے تو کوئی اسے روکنے والا نہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے کچھ روک لیتا ہے تو کوئی اسے دے نہیں سکتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہمارا رازق ہے۔ ہمیں اس کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

4۔ سورۃ فاطر کا دوسرا نام کیا ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟

سورۃ فاطر کا دوسرا نام "سورۃ الملائکہ" بھی ہے، کیوں کہ اس کی پہلی آیت میں فرشتوں کا ذکر بھی آیا ہے۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ فاطر پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ فاطر مکی سورت ہے۔ اس میں پینتالیس (45) آیات ہیں اور کل پانچ رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ: اس سورت کا نام "فاطر" پہلی آیت سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے: پیدا کرنے والا۔ اسی لفظ کی وجہ سے اس سورت کا نام سورۃ فاطر رکھا گیا ہے۔

دوسرا نام: سورۃ فاطر کا دوسرا نام "سورۃ الملائکہ" بھی ہے، کیوں کہ اس کی پہلی آیت میں فرشتوں کا ذکر بھی آیا ہے۔

خلاصہ: "سورۃ فاطر کا خلاصہ "مشرکین کو توحید اور آخرت پر ایمان لانے کی دعوت دینا" ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان: سورۃ فاطر میں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کو بیان کیا گیا ہے۔

شیطان کی دشمنی: سورۃ فاطر میں زندگی کے دھوکے اور شیطان کی دشمنی سے خبردار کیا گیا ہے۔

شرک کی ہلاکت خیزی: سورۃ فاطر میں شرک کی ہلاکت خیزی اور جھوٹے معبودوں کی بے بسی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

غور و فکر کی دعوت: سورۃ فاطریں پہاڑوں اور جانوروں کے مختلف رنگوں کی حکمت میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے

اللہ تعالیٰ کا حقیقی ڈر: سورۃ فاطر میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی ڈر انھیں حاصل ہوتا ہے جو علم اور آگہی رکھتے ہیں۔

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: سورۃ فاطر میں موجود اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں پر غور کرنے سے درج ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں:

- جس رب نے یہ کائنات بنائی ہے، اسے اس کا نظام چلانے کے لیے کسی مددگار کی ضرورت نہیں۔
- یہ کائنات بغیر مقصد کے پیدا نہیں کی گئی۔

- جو ذات اس کائنات کو وجود میں لائی ہے اس کے لیے اسے ختم کرنا کچھ مشکل نہیں۔ اور اسے ختم کر کے نئے سرے سے آخرت کا عالم پیدا کرنا بھی مشکل نہیں۔

قرآن مجید کی عظمت و صداقت: سورۃ فاطر میں قرآن مجید کی عظمت و صداقت کا ذکر فرماتے ہوئے اس کی خدمت کرنے والوں کو بشارت دی گئی ہے۔

نافرمان قوموں کا انجام: سورۃ فاطر کے آخر میں مشرک اور اللہ تعالیٰ کی نافرمان قوموں کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

سُورَۃُ یٰسٓ

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ قرآن مجید کا دل ہے: **درست جواب:**(ب) سورۃ یٰس

2۔ سُورَۃُ یٰسٓمیں بیان ہے: **درست جواب:**(د) ایمان کا

3۔ قرآن مجید شاعری نہیں بلکہ: **درست جواب:**(ج) نصیحت ہے

4۔ ایک مرتبہ سُورَۃُ یٰسٓکی تلاوت کرنے پر قرآن مجید پڑھنے کا اجر ملتا ہے؟ **درست جواب:**(الف) دس قرآن مجید کا

5۔ مویشیوں کے فائدے ہیں: **درست جواب:**(د) یہ تینوں

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ یٰس کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

سورۃ یٰس کا آغاز حروف مقطعات میں سے "یٰسٓ" سے ہوتا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَۃُ یٰسٓ ہے۔

2۔ سورۃ یٰس کا خلاصہ لکھیں۔

سُورَۃُ یٰسٓ کا خلاصہ "جامع اور بلیغ انداز میں توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

3۔ سورۃ یٰس کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید۔ حضرت محمد ﷺ پر اس لیے نازل فرمایا تاکہ آپ ﷺ غفلت میں پڑے لوگوں کو خبردار کر سکیں۔
- قرآن مجید سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو نصیحت پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔

4۔ سورۃ یٰس کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

سُورَۃُ یٰسٓ بہت فضیلت والی سورت ہے۔ اسے قرآن مجید کا دل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے مُردوں کے پاس سورۃ یٰسٓ پڑھنے کی ترغیب فرمائی ہے۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ یٰس پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ یٰسٓ مکی سورت ہے۔ اس میں تراسی (83) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ: سورۃ یٰسٓ کا آغاز حروف مقطعات میں سے "یٰسٓ" سے ہوتا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَۃُ یٰسٓ ہے۔

سورۃ یٰسٓ کی فضیلت: سُورَۃُ یٰسٓ بہت فضیلت والی سورت ہے۔ اسے قرآن مجید کا دل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے مُردوں کے پاس سورۃ یٰسٓ پڑھنے کی ترغیب فرمائی ہے۔

گناہوں کی بخشش کا ذریعہ: ایک روایت کے مطابق جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سورۃ یٰسٓ پڑھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

اجر و ثواب: ایک روایت کے مطابق ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل سورۃ یٰسٓ ہے، جس نے سورۃ یٰسٓ کو پڑھا، اللہ تعالیٰ نے اُسے دس مرتبہ قرآن مجید پڑھنے کا اجر عطا فرمائے گا۔

خلاصہ: سُورَۃُ یٰسٓ کا خلاصہ "جامع اور بلیغ انداز میں توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

This Notes is available at https://muhammadaliphotostate.com/

ایمان کا بیان: سورۃ یٰسمیں ایمان کا بیان ہے۔اسی وجہ سے اسے مرنے والوں کے پاس پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، تاکہ ان کے سامنے ایمان کا بیان تازہ ہو جائے اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہو سکے۔

رسالت کا بیان: سُورَۃُیٰسکے شروع کے حصے میں رسالت کا بیان ہے۔اس سلسلے میں ایک ایسی قوم کا واقعہ ذکر فرمایا گیا ہے جس نے حق کی دعوت کو قبول نہ کیا، بلکہ حق کے داعیوں کے ساتھ ظلم وبربریت کا معاملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں حق کے داعی کا انجام تو بہترین ہوا لیکن حق کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی پکڑ میں آ گئے۔

اللہ کی وحدانیت کا بیان: سُورَۃُیٰسکے دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان: سورۃ یٰس میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی قدرتوں کا بیان ہے۔

قدرت کے مظاہر: سورۃ یٰس میں سورج، چاند، ستاروں اور کائنات کے اس شاندار انتظام کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔

قیامت کے احوال: سُورَۃُیٰسکے آخری حصے میں قیامت کے حالات، نافرمانوں اور فرماں برداروں کے انجام اور قیامت کے واقع ہونے پر دلائل دیے گئے ہیں۔

سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ سورۃ الصفت کے شروع میں اوصاف بیان کیے گئے ہیں: **درست جواب:** (ج) فرشتوں کے

2۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی تھے: **درست جواب:** (د) حضرت اسحاق علیہ السلام

3۔ سورۃ الصفت میں تفصیلی تذکرہ ہے: **درست جواب:** (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام

4۔ مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے: **درست جواب:** (د) فرشتوں کو

5۔ کن لوگوں سے دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا سبب دوستیاں ہیں: **درست جواب:** (د) برے لوگوں سے

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ الصفت کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

صافات کا معنی ہے: صف باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتے۔سورۃ الصفت کا آغاز اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے مختلف اوصاف بیان فرما کر کیا ہے۔اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الصفت ہے۔

2۔ سورۃ الصفت کا خلاصہ لکھیں۔

سورۃ الصفت کا خلاصہ ''توحید، رسالت اور آخرت کا بیان اور مشرکین کے غلط عقائد کا رد'' ہے۔

3۔ سورۃ الصفت کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- فرشتے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔
- کافر سردار اور ان کی پیروی کرنے والے قیامت کے دن آپس میں جھگڑیں گے اور اپنی گمراہی کا الزام ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔

4۔ سورۃ الصفت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

سورۃ الصفت حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ قدرے تفصیل سے آیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا جو حکم دیا تھا اور انھوں نے قربانی کے جس جذبے سے اس حکم کی تعمیل کی تھی، اس ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کا بھی ذکر آیا ہے۔

تفصیلی سوال:-

1۔ سورۃ الصفت پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ الصفت مکی سورت ہے۔اس میں ایک سو بیاسی (182) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں

This notes is compiled & Printed By Muhammad Ali Photostate Zafarwal Phone 0322-6681871.

This Notes is available at https://muhammadaliphotostate.com/

وجہ تسمیہ: صافات کا معنی ہے: صف باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتے۔ سورۃ الصفت کا آغاز اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے مختلف اوصاف بیان فرما کر کیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الصفت ہے۔

خلاصہ: سورۃ الصفت کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان اور مشرکین کے غلط عقائد کا رد" ہے۔

مشرکین کا غلط عقیدہ: سورۃ الصفت میں مشرکین کے اس عقیدے کو غلط قرار دیا گیا ہے جس کی رو سے وہ کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

فرشتوں کے اوصاف: مشرکین کے غلط عقیدے کی وجہ ہے کہ اس سورت کا آغاز فرشتوں کے اوصاف سے کیا گیا ہے۔

آخرت میں پیش آنے والے حالات کی منظر کشی: اس کے بعد سورۃ الصفت میں آخرت میں پیش آنے والے حالات کی منظر کشی فرمائی گئی ہے۔

کفر کا ہولناک انجام: سورۃ الصفت میں کفار کو کفر کے ہولناک انجام سے ڈرایا گیا ہے اور انھیں متنبہ کیا گیا ہے۔

اسلام کا غلبہ: سورۃ الصفت میں کفار کو بتایا گیا ہے کہ ان کی تمام تر مخالفت کے باوجود اس دنیا میں اسلام ہی غالب آ کر رہے گا۔

انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ: سورۃ الصفت میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کے واقعات مختصر انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ: جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ قدرے تفصیل سے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا جو حکم دیا تھا اور انھوں نے قربانی کے جس جذبے سے اس حکم کی تعمیل کی تھی، اس کا ذکر تفصیل سے اس سورت میں کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کا بھی ذکر آیا ہے۔

جنات اور فرشتوں کا اصل مقام: سورۃ الصفت کے آخر میں جنات اور فرشتوں کے اصل مقام کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت: سورت کے اختتام پر حضرت محمد ﷺ کے غالب آنے کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ صٓ

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ قرآن مجید کے مطابق دشمنوں کی تمام تر مخالفت کے باوجود غالب آنا ہے: **درست جواب:** (ب) اسلام کو

2۔ حضرت محمد ﷺ کے چچا کا نام ہے: **درست جواب:** (ج) ابو طالب

3۔ قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا کہلاتا ہے: **درست جواب:** (د) تذکر

4۔ اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں: **درست جواب:** (ج) جنت میں

5۔ سُوۡرَۃُ صٓ کے آخر میں کس پیغمبر کا ذکر ہے؟ **درست جواب:** (الف) حضرت آدم علیہ السلام

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ ص کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

سُوۡرَۃُ صٓ کا آغاز حروف مقطعات میں سے حرف "صاد" سے ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام سُوۡرَۃُ صٓ رکھا گیا ہے۔

2۔ سورۃ ص کا خلاصہ لکھیں۔

سُوۡرَۃُ صٓ کا خلاصہ "عقیدہ رسالت کا بیان" ہے۔

3۔ سورۃ ص کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

- قرآن مجید سراسر نصیحت ہے، جب کہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کی راہ میں انبیاء کرام علیہ السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

4۔ سورۃ ص کے نازل ہونے کا واقعہ مختصر انداز میں بیان کریں۔

This notes is compiled & Printed By Muhammad Ali Photostate Zafarwal Phone 0322-6681871.

سُورۃ صٓ کے نازل ہونے کا ایک خاص واقعہ ہے۔ ایک مرتبہ قریش کے سردار حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب کے پاس ایک وفد کی شکل میں آئے اور کہا: اگر حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ ہمارے بتوں کو بڑا کہنا چھوڑ دیں تو ہم انھیں ان کے دین پر عمل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ چناں چہ جب حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو مجلس میں بلا کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اس مہینے کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی تو آپ نے حضرت ابو طالب سے فرمایا: "چچا جان! کیا میں انھیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟" حضرت ابو طالب نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: "میں ان سے ایسا کلمہ کہلانا چاہتا ہوں جس کے ذریعے سارا عرب ان کے سامنے جھک جائے گا اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے کلمہ توحید پڑھا۔ یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر ایک کو اختیار کر لیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ اس موقع پر سُورۃ صٓ کی آیات نازل ہوئیں۔

تفصیلی سوال:۔

1۔ سورۃ صٓ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سُورۃ صٓ مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھاسی (88) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ: سُورۃ صٓ کا آغاز حروف مقطعات میں سے حرف "صاد" سے ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام سُورۃ صٓ رکھا گیا ہے۔

شانِ نزول: سُورۃ صٓ کے نازل ہونے کا ایک خاص واقعہ ہے۔ ایک مرتبہ قریش کے سردار حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب کے پاس ایک وفد کی شکل میں آئے اور کہا: اگر حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ ہمارے بتوں کو بڑا کہنا چھوڑ دیں تو ہم انھیں ان کے دین پر عمل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ چناں چہ جب حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو مجلس میں بلا کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اس مہینے کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی تو آپ نے حضرت ابو طالب سے فرمایا: "چچا جان! کیا میں انھیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟" حضرت ابو طالب نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: "میں ان سے ایسا کلمہ کہلانا چاہتا ہوں جس کے ذریعے سارا عرب ان کے سامنے جھک جائے گا اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے کلمہ توحید پڑھا۔ یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر ایک کو اختیار کر لیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ اس موقع پر سُورۃ صٓ کی آیات نازل ہوئیں۔

خلاصہ: سُورۃ صٓ کا خلاصہ "عقیدہ رسالت کا بیان" ہے۔

مشرکین مکہ کے اعتراضات کا جواب: سُورۃ صٓ میں حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اور آپ کی دعوت پر مشرکین مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

عبرت ناک انجام: سابقہ انبیاء کرام علیہ السلام کو جھٹلانے والی قوموں کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ: اس کے بعد سورت کے اختتام تک مختلف انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ ہے، جن میں حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

حضرت ایوب کا معجزہ: سورۃ صٓ میں حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں مارنے سے چشمہ شفا جاری کرنے جیسے معجزات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا تذکرہ: سورۃ صٓ کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کا بھی ذکر ہے۔ ان کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے شیطان لعنت کا حق دار بنا۔

انسان کا ابدی دشمن: سورۃ صٓ میں بتایا گیا ہے کہ شیطان انسان کا ابدی دشمن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں کے سامنے وہ بے بس رہے گا۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

ذخیرہ الفاظ معنی:-

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
وَصَّيْنَا	ہم نے حکم فرمایا	اِحْسَانًا	نیک سلوک
حَمَلَتْهُ	اٹھائے رکھا	اُمُّهٗ	اس کی ماں نے
كُرْهًا	تکلیف سے	وَضَعَتْهُ	اسے جنا
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا	تیس مہینے	بَلَغَ	وہ پہنچ گیا

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1۔ احقاف کا معنی ہے: **درست جواب:**(ج) ریت کے ٹیلے

2۔ احقاف مسکن تھا: **درست جواب:**(الف) قوم عاد کا

3۔ سورۃ الاحقاف میں حقوق بیان کیے گئے ہیں: **درست جواب:**(د) والدین کے

4۔ حقوق العباد میں اولین حق ہے: **درست جواب:**(ب) والدین کا

5۔ قوم عاد کو بہت گھمنڈ تھا: **درست جواب:**(ج) جسمانی طاقت پر

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ سورۃ الاحقاف کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

احقاف کا معنی ہے: ریت کے ٹیلے۔ جس جگہ قوم عاد آباد تھی اسے احقاف کہا جاتا تھا، کیوں کہ وہاں ریت کے بہت سے ٹیلے تھے۔ سورۃ الاحقاف کی آیت اکیس (21) میں اس جگہ کا ذکر آیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ الاحقاف رکھا گیا ہے۔

2۔ سورۃ الاحقاف کا خلاصہ لکھیے۔

سورۃ الاحقاف کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور حضرت محمد ﷺ کو تسلی دینا" ہے۔

3۔ سورۃ الاحقاف کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کریں۔

- اللہ تعالیٰ کے سوا لوگ جن معبودوں کو پکارتے اور پوجا کرتے ہیں، وہ نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جواب دے سکتے ہیں۔
- قیامت کے دن مشرکین کے بنائے گئے جھوٹے معبود ان کے دشمن ہوں گے۔

4۔ قوم عاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

تاریخ سے برے کردار کی مثال کے طور پر قوم عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قوم جزیرۂ عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب رہتی تھی۔ انھیں اپنی جسمانی طاقت پر بہت گھمنڈ تھا۔ حضرت ھود نے اس قوم کو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بننے کی دعوت دی لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر یہ قوم اپنی جسمانی طاقت اور غرور کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو گئی۔

بامحاورہ ترجمہ آیات: 13 تا 15:-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (١٣)

ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے تو اُن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (١٤)

ترجمہ: یہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں یہ (ان اعمال کا) بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ڐ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (۱۵)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا اس کی ماں نے اُسے تکلیف سے (پیٹ میں) اُٹھائے رکھا اور اُسے تکلیف سے جنا اور اُس کے حمل (میں رہنے) اور دودھ چھوڑنے کی مدت 30 مہینے ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور (پھر) 40 سال (کی عمر) کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب! مجھے تکلیف دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنادے۔ بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

دعائیں:-

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ڐ

اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنادے۔

اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ :15)

بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

تفصیلی سوال:-

سورۃ الاحقاف پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

اجمالی خاکہ: سورۃ الاحقاف مکی سورت ہے۔ اس میں پینتیس (35) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ: احقاف کا معنی ہے: ریت کے ٹیلے۔ جس جگہ قوم عاد آباد تھی اسے احقاف کہا جاتا تھا، کیوں کہ وہاں ریت کے بہت سے ٹیلے تھے۔ سورۃ الاحقاف کی آیت اکیس (21) میں اس جگہ کا ذکر آیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ الاحقاف رکھا گیا ہے۔

شانِ نزول: سورۃ الاحقاف اس وقت نازل ہوئی جب جنات کی ایک جماعت نے حضرت محمد ﷺ سے قرآن مجید سنا تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے اس وقت پیش آیا جب آپ ﷺ طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے اور نخلہ کے مقام پر فجر کی نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

خلاصہ: سورۃ الاحقاف کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور حضرت محمد ﷺ کو تسلی دینا" ہے۔

شرک کی مذمت: سورۃ الاحقاف کے شروع میں شرک کی مذمت کی گئی ہے،

مشرکین کے اعتراضات کا جواب: سورۃ الاحقاف میں قرآن مجید، رسالت اور آخرت پر مشرکین کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک: سورۃ الاحقاف میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ ماں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ وہ اپنی اولاد کے لیے بہت ہی مشقتیں برداشت کرتی ہے۔

اولاد کی بہترین خوبی: سورۃ الاحقاف میں اولاد کے شکر گزار ہونے اور قناعت والی زندگی گزارنے کو ان کی بہترین خوبی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

بُرے انجام سے خبردار: جو لوگ اپنے والدین سے بُرا سلوک کرتے ہیں ان کے بُرے انجام سے بھی خبردار کیا گیا ہے۔

والدین کا حق: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی عبادت کے بعد والدین سے حسن سلوک کو سب سے اہم قرار دیا ہے۔ گویا حقوق العباد میں سب سے اولین حق والدین کا ہے۔

قوم عاد کا تذکرہ: تاریخ سے برے کردار کی مثال کے طور پر قوم عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قوم جزیرۂ عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب رہتی تھی۔ انھیں اپنی جسمانی طاقت پر بہت گھمنڈ تھا۔ حضرت ھود نے اس قوم کو اللہ تعالی کا فرماں بردار بننے کی دعوت دی لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر یہ قوم اپنی جسمانی طاقت اور غرور کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو گئی۔

جنات کا ایمان لانا: سورۃ الاحقاف کے آخر میں جنات کا حضرت محمد ﷺ سے قرآن مجید سن کر ایمان لانے کا واقعہ ہے اور آخرت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ثابت قدمی کا حکم: سورۃ الاحقاف چونکہ سفر طائف کے بعد نازل ہوئی تھی اس لیے اس حضرت محمد ﷺ کو خصوصی تسلی سے نوازا گیا ہے اور آپ ﷺ کو ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی حوصلہ افزائی: جنات کا اسلام قبول کرنا بھی دراصل اللہ تعالی کی طرف سے آپ ﷺ کی حوصلہ افزائی کی ہی ایک صورت تھی۔